# فضل الرحمان



## ایک تعارف:

فضل الرحمان پاکستان کی اُن چند نامور شخصیات میں سے ایک ہیں جن کی قدر دُنیا کے اِس خطے جسے پاکستان کہتے ہیں کے افراد کو نصیب نہیں ہوئی لیکن یہ شخصیات اپنی ذہنی قابلیت کے لیے کسی بھی خطۂ کے محتاج نہیں رہے اور دُنیا اُن کی ذہانت کی نہ صرف معترف بلکہ اُن کی سوچ و ذہانت سے مفاد یافتہ بھی ہوئی۔ جب کہ اِس ناقدری کی وجہ سے یہ خطۂ نہ صرف اپنے وجود(۱۹۴۷ء) سے اَب تک ایک رہنما سے محروم ہے بلکہ معاملاتِ زندگی میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے اقوام دُنیا میں اپنی جگ ہنسائی کا باعث بھی ہے۔ فضل الرحمان ۲۱ ستمبر ۱۹۱۹ء کو" ملک" خاندان کے ہزارہ ڈسٹرکٹ میں، اُس وقت کے غیر منقسم ہندوستان جو کہ آج کل پاکستان کا حصہ ہے،، میں پیدا ہوئے۔ اِن کا خاندان دیوبندی تعلیمات سے متاثر تھا جس کا اُس وقت برصغیر کے مسلمانوں پہ کافی اثر ورسوخ تھا۔ اِن کے والد مولانا شہاب الدین ہندوستان کی مشہور دینی درسگاہ" دارالعلوم دیوبند" سے فارغ التحصیل تھے جہاں اِن کے ساتھ مشہور شخصیات جیسے کہ مولانا محمود الحسن المعروف" شیخ الہند" (وفات ۱۹۲۰ء) اور نامور فقیہ وصوفی مولانا راشد احمد گنگوہی (وفات ۱۹۰۵ء) بھی ہم عصر تھے۔ اگر چہ فضل الرحمان نے کسی دینی درسگاہ یا دارالعلوم سے تو تعلیم حاصل نہیں کی لیکن اپنے والد سے انہوں نے" درس نظامی" مکمل پڑھ لیا تھا۔ اِسی وجہ سے انہیں روایتی اسلامی علوم کے ساتھ ساتھ فقہ، علم الکلام، حدیث، تفسیر، منطق اور فلسفہ کا خاصا اِدراک تھا۔ پنجاب یونیورسٹی سے اُنہوں نے گریجویشن (عربی) امتیاز کے ساتھ کی اور پھر اِسی اِدارہ سے ہی ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔ ۱۹۴۶ء میں وہ آکسفورڈ لندن چلے گئے جہاں اُنہوں نے اپنا مقالہ" ابن سینا کی نفسیات" پروفیسر سائمن وان ڈین برگ کی رہنمائی وسرپرستی میں تشکیل دیا۔ یہ مقالہ ابن سینا کی" کتاب النجات" کے ایک حصہ کا ترجمہ، تنقیدی جائزہ، اور تبصرہ تھا۔ یہاں سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وہ ڈرہم یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے جہاں وہ فارسی اور فلسفہ اسلام ۱۹۵۰ء سے ۱۹۵۸ء تک پڑھاتے رہے۔ یہاں سے وہ کینیڈا کی میک گل یونیورسٹی مونٹریال کے اِسلامی علوم کے شعبہ میں بطور ایسوسی ایٹ پروفیسر تعینات ہوئے۔ کینیڈا میں تین سال گذارنے کے بعد فضل الرحمان اپنی زندگی کے اہم ترین موڑ پر پاکستان آئے جب ایوب خان نے پاکستان کی ازسرِ نو تشکیل اور اِس کے اِسلامی وجود کی" اہمیت" کو اُجاگر کرنے کے لیے سیاسی وقانونی اِصلاحات کا بیڑا اُٹھایا۔ فضل الرحمان پاکستان کے لیے اتنے پر جوش تھے کہ کینیڈا میں اپنے محفوظ و پرسکون تعلیمی مستقبل کی بھی اُنہوں نے پروانہ کی۔ قومی اِدارہ برائے اِسلامی تحقیق کے پہلے جزوقتی اور پھر ۱۹۶۱ء سے ۱۹۶۸ء سات سال وہ ڈائریکٹر رہے۔ وہ اس کے ساتھ ساتھ ایڈوائزری کونسل آف اِسلامک آئیڈیالوجی کے طور پر بھی اپنی خدمات سرانجام دیتے رہے۔" اپنا گریبان چاک" میں جسٹس جاید اقبال صفحہ نمبر ۱۰۹ پر رقم طراز ہیں" ۱۹۶۱ء میں راولپنڈی میں (ابھی اسلام آباد پاکستان کا دارالحکومت بن رہا تھا) جنرل ایوب خان سے ملاقات پر جو اہم بات زیرِ بحث آئی، وہ یہ تھی کہ فقہ اسلام کی تعبیرِ نو (جو علامہ اقبال کے نزدیک اشد ضروری تھی) کی خاطر کن علماء یا دانشوروں کی خدمات حاصل کی جائیں۔ اِن کے خیال کے مطابق پاکستانی علماء اِس معاملہ میں زیادہ تر روایتی نقطہ نظر کے پابند تھے اور وقت کے جدید تقاضوں کی روشنی شریعت کی تعبیر میں اِن سے کسی نئے رستہ کی تلاش میں رہبری کی توقع نہیں کی جاسکتی تھی۔ میں نے جنرل ایوب خان کو خصوصی طور پر اِس مقصد کے لیے کینیڈا میں ڈاکٹر فضل الرحمان اور فرانس میں پروفیسر حمید اللہ کے نام پیش کیے۔ اُنہوں نے فرمایا کہ میں اِن برگزیدہ ہستیوں سے رابطہ قائم کروں اور اگر ہو سکے تو انہیں پاکستان آنے پر آمادہ کروں" صفحہ ۱۱۱ اور ۱۱۲ پر جسٹس صاحب فرماتے ہیں،" دسمبر میں یو این اسمبلی کے اجلاس کے خاتمہ پر میں ریل گاڑی کے ذریعہ نیویارک سے مانٹریال پہنچا۔ کینیڈا میں بلا کی سردی پڑ رہی تھی۔ پیدل چلنے والے رستوں پر چھ چھ فٹ اونچی برف کے درمیان میں سے چلنے کے لیے رستہ بنایا گیا تھا۔ میں میکگل یونیورسٹی گیا اور ڈاکٹر شیلا میکڈونا کو ساتھ لے کر ڈاکٹر فضل الرحمان کے گھر پہنچا۔ فضل الرحمان سے شیلا میکڈونا نے میرا تعارف کرایا اور میں نے انہیں جنرل ایوب خان کی طرف سے پاکستان آنے کی دعوت دِی جو انہوں نے قبول کر لی۔ میری نگاہ میں علامہ اقبال کے بعد ڈاکٹر فضل الرحمان ہی ایک ایسے عملی اسکالر تھے جن کے علمی مشوروں سے پارلیمنٹ کے لیے فقہ اسلام کی تعبیرِ نو ممکن تھی۔ جنرل ایوب خان نے ۱۹۶۲ء کے آئین کے تحت انہیں اسلامی نظریاتی کونسل کا سربراہ مقرر کیا۔ ڈاکٹر فضل الرحمان نے پاکستان میں مستقل طور پر قیام کی غرض سے سندھ میں چند مربع اراضی بھی خرید لی لیکن پاکستان میں ہمیشہ یہ روایت رہی ہے، باہر سے آنے والے کسی پاکستانی عالم کو مقامی عالم ٹکنے نہیں دیتے۔ اِسی طرح سب سے پہلے تو فضل الرحمان کی مخالفت (علامہ) علاء الدین صدیقی نے کی بعد ازاں بنگال کے نظام اسلام پارٹی کے مولوی فرید احمد نے نیشنل اسمبلی میں اسلام کے موضوع پر ان کی تصنیف پر تبصرہ کرتے ہوئے ان پر سراسر غلط اور جھوٹے الزام لگائے۔ بالآخر جنرل ایوب خان کے سیاسی زوال کے ساتھ ڈاکٹر فضل الرحمان کا بھی خاتمہ ہو گیا۔ وہ واپس امریکہ جا کر شکاگو یونیورسٹی سے منسلک ہو گئے اور وہیں وفات (۲۶ جولائی ۱۹۸۸ء) پائی"۔

ڈاکٹر صاحب کی تصنیفات میں **Prophecy in Islam** *Philosophy and Orthodoxy*, Chicago University Press 1958, **Major Themes of The Qur'an**, Chicago University Press 1980, **Islamic Methodology in History**, Islamic Research University 1965, **Islam**, Chicago University Press 1966, **Islam & Modernity**, Chicago University Press 1982 اور **A Study of Islamic Fundamentalism Revival & Reform in Islam** Oneworld Publications 1999 مشہور ہیں۔

تحریر: مسعود احمد خان۔ الحبیب 867/9 ابدالی روڈ نزد پل چوچک زئی۔ ملتان